International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 03, Jan-Jun 2024
PP:23-42

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

سورۃ یٰسین کا اردو ترجمہ اور تفسیر مولانا عبدالہادی شاہ منصوری کی تفسیر البرھان فی مشکلات القرآن کے تناظر میں

Translation and Interpretation of Surah-e-Yaseen in the Light of Tafseer "Al-Burhan Fi-Mushkilat-ul-Quran" of Molana Abdul Hadi Shah Mansoori (R.A)

Abdul Basit
PhD Scholar Department of Islamic Theology, ICU, Peshawar
Dr. Ishfaq Ali
Assistant Professor, Dept of Islamic Theology, ICU, Peshawar

Abstract

Alhamdulillah, Lord of the worlds, and prayers and peace be upon the last of the Prophets and Messengers. He continued the series. Allah Ta'ala has been choosing this special and chosen servant as a messenger or a prophet among humans, who used to be superior to all humans present at that time in terms of their characters and speech. And at the same time, HE has been sending now a scripture for a book as a rule of life. Therefore, the chain of prophethood that started with prophet Adam Ali Nabina and peace be upon him ended with Hazrat Muhammad Ali Nabina. Have we been sent by Allah Almighty as the last messenger to guide mankind? You have also been given a book for human guidance according to the Sunnah of God, which is known to the whole world as "Quran Majeed". The Holy Quran is the last divine book revealed by Allah SWT for the guidance of mankind. The Quran was revealed in pure Arabic language. But being principled, most of it needs interpretation and explanation. Allah Ta'ala has given for Rasulullah Alayhi a position of honour that he will recite the Qur'an as well as explain it. This is the reason why most of the books of Hadiths have a permanent chapter containing commentry traditions. If we look at the interpretation of the Holy Qur'an, then the Muslim Ummah has given proof of full responsibility. First of all this, the companions dedicated their lives for the great work. He passed on all the traditions to his disciples that were related to Tafseer. Therefore, great commentators were born among his students. Among them, Maulana Abdul Hadi aka Shah Mansoor Babaji, a famous and brilliant

CC BY

personality as a commentator, who was born in 13th century Hijri, and who at that time started teaching the interpretation of the Qur'an in the present Khyber Pakhtunkhwa province (formerly North-West Frontier Province) at that time. In the research paper under consideration, an effort is made to clarify the exegesis of Hazrat Sheikh, to mention the rules and regulations that the Sheikh used to explain during the exegesis. Here, an attempt is also made that Hazrat Sheikh's commentary, Manbij Jamhoor, what is compatible with it, what their peculiarities are, similarly the Sheikh Sahib's style of reasoning and inference are also discussed, and all the materials related to Hazrat Sheikh Sahib's commentary are presented together in a book form.
Keywords: Quran Majeed, Sahaba (R.A), Mulana Abdul Hadi (R.A), Muslim Uma

مفسر کا تعارف

مولانا عبد الھادی شاہ منصوری رحمہ اللہ 1883 کو صوابی کے ایک گاؤں شاہ منصور میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا عبد اللہ اور مقامی علما سے حاصل کی جن میں مولانا محمد زمان صاحب۔ مولانا سید حسین شاہ اور مولانا محمد انعام صاحب رحمہم اللہ قابل ذکر ہیں۔

تعلیمی اسفار

مولانا عبد الھادی رحمہ اللہ نے حصول علم کے لئے کئی علاقوں کے اسفار کئے جن میں لکی مروت۔ چھچھ۔ غور غشتوی۔ بام خیل۔ زروبی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

اخذ حدیث

آپؒ نے علم حدیث عظیم محدث مولانا نصیر الدین غور غشتوی سے حاصل کی اور علم تفسیر کے لئے ضلع میانوالی کے عظیم مفسر مولانا حسین علیؒ کی شاگردی اختیار کی اور تفسیر میں مکمل مہارت کے حصول تک وہیں قیام پزیر رہے اور بعد ازاں مولانا حسین علیؒ سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کر کے خلافت حاصل کی اور 1927 میں اپنے گاؤں شاہ منصور کے مدرسہ تعلیم القرآن میں درس و تدریس کا آغاز کیا۔

شخصیت

آپؒ علم و عمل کے اعتبار سے اپنے علاقے ہی نہیں بلکہ پورے ملک میں مشہور تھے۔ آپؒ عوام کو انتہائی آسان انداز میں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھاتے جس کی وجہ سے عوام آپکے ترجمے نہایت شوق سے سنتے تھے۔ آپؒ ہر قسم کے تکلف سے پاک نہایت سادہ زندگی گزارتے تھے۔

تصانیف

آپؒ کے تصانیف میں؛ البرھان فی مشکلات القرآن، نکات القرآن، تسہیل البخاری، تسہیل المشکوۃ، تلخیص العقائد اور بیان نظیر فی عنوان التعبیر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

مفسر کے اسلوب کا بیان

دوران تفسیر آپؒ نے جس اسلوب کو اپنایا ہے وہ درجہ ذیل ہے۔

1۔ موضوع کے اعتبار سے احادیث اور اقوال صحابہ پیش کرتے ہیں۔

2۔ ہر سورۃ کے شروع میں اس کا خلاصہ بسم اللہ میں میں ہی بیان فرماتے ہیں۔

3۔ ہر رکوع کا دوسرے رکوع کے ساتھ ربط بیان فرماتے ہیں۔

4۔ ہر رکوع کا موضوع بیان فرماتے ہیں۔

5۔ ہر سورۃ کا ترتیب نزولی اور ترتیب ثقفی بیان کرتے ہیں۔

6۔ ہر سورۃ کا دوسرے سورۃ کے ساتھ ربط بیان کرتے ہیں۔

7۔ اعلام اور اماکن کی تشریح کرتے ہیں۔

8۔ دوران تفسیر مختلف مفسرین اور محدثین کے اقوال پیش کرتے ہیں

9۔ صرفی ونحوی تحقیق پیش کرتے ہیں۔

سورۃ یٰس

سورۃ یٰس : نزلت بعد الجن فی حالۃ الجمعی (٣٦) وفی حالۃ النزول (٤١) -

ربطھا مع السابق : بأن فی خاتمۃ السابق انکار منکر التوحید والرسالۃ والحشروفیھا اثباتھن[1].

وموضوعھا : بیان اصول الثلاثۃ : الاول : التوحید ، والثانی : الرسالۃ ، والثالث : المعاد اجمالاً

خلاصۃ السورۃ : کما اھلک اللہ الامم المکذبۃ ما اغنی عنھم آلھتھم شیئًا

خلاصۃ الرکوع الاول : اجمال المسائل الثلاثۃ .

و ربط السورۃ : ان فی آخر سورۃ الفاطر قولہ تعالی (واقسموا باللہ جھد ایمانھم لئن جاءھم نذیر- آہ) وفی اول سورۃ یٰس قولہ تعالی (لتنذر قومًا ما أُنذر آباءھم فھم غافلون) من النذیر؟ وھو انت یا اللہ فھذا ربط بینھما[2]

سورۃ یٰس قلب قرآن است زیراکہ قرآن مقابلہ شرک میکند وقلب مقابلہ شفاعت قھری است ونفی شفاعۃ قھری در این سورۃ بیان میشود .

بِسْمِ اللّٰہِ الذی ارسل الرسل الرَّحْمٰنِ بارسال الرسول للعالمین الرَّحِیْمِ علی اتباع الرسول[3]

يس 1 وَالْقُرْآنِ القسم للاستشهاد الْحَكِيم والذى استدل به انك[4] ۔2 إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ 3 عَلَى مع كونك[5]
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ 4 تَنزِيلَ نزول القرآن- منزل العزيز- الْعَزِيزِ بالكافر الرَّحِيم بالمؤمن[6] ۔5 لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا
أُنذِر5ۤ آبَاؤُهُمْ اى الاقربون فى زمن الفترة-[7] فَهُمْ غَافِلُونَ عن التوحيد - 6 لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ اى وجب
القول[8] لاَملئن جهنم من الجنة[9] عَلَى أَكْثَرِهِمْ لا على الكل[10] فَهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ 7 إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ
أَغْلاَلاً فَهِيَ إِلَى الأَذْقَانِ اى الاَيدى واصلة ومجموعة[11] الى الاذقان[12] فَهُم مُّقْمَحُونَ 8 اى رافعون
رؤسهم[13] وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا اى ساخته ام پيش روى ايشان ديوار[14] وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا
فَأَغْشَيْنَاهُمْ فى الجهل والكفرو العناد-فَهُمْ لاَ يُبْصِرُونَ الحق[15] (اى لايقبلون التوحيد 9 وَسَوَاء لذلك
سواء عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ 10 إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ للبعث وَخَشِيَ الرَّحْمَن
بِالْغَيْبِ بالاسلام والعلم فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ 11 فى الآخرة وفى الدنيا بشروا بحيث انا إِنَّا نَحْنُ
نُحْيِي الْمَوْتَى اى نبعث بحياة القرآن موتى الجهل[16] وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ اللتى تركوها فيمن
بعدهم[17] وَكُلَّ شَيْءٍ أحْصَيْنَاهُ كتبناه[18] فِي إِمَامٍ مُبِينٍ (لوح المحفوظ اوسماء الدنيا اوكتاب الملائكة)[19] 1
وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلاً أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءهَا الْمُرْسَلُونَ 13 من الله او من جانب عيسى[20] إِذْ أَرْسَلْنَا بدل
من قبله[21] إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فى توجيه يحيى[22] ويونس[23] -فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا فقويناهما[24] بِثَالِثٍ شمعون [25]
فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ 14 لتعليم لا اله الاّ الله[26] قَالُوا اهل انطاكية[27] وهى فى ارض روم[28] [29] مَا أَنتُمْ
إِلاَّ بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمن مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ لاصلاحكم[30] إِلاَّ تَكْذِبُونَ 15 قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ
لَمُرْسَلُونَ 16 من جانب الله ولتعليم لا اله الاّ الله[31] وَمَا عَلَيْنَا إِلاَّ الْبَلاَغُ الْمُبِينُ 17 قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُم
هرآئينه بد فالى گرفتم برشما-لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا عن مسئلة التوحيد لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم توبيخ - مِّنَّا
عَذَابٌ أَلِيمٌ 18 قَالُوا طَائِرُكُمْ حصتكم[32] مَعَكُم مكتوب۔ أَئِن ذُكِّرْتُم وعظتم وتطيرتم بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ
مُّسْرِفُونَ 19 فلذلك اتاكم التورات[33] وَجَاء مِنْ أَقْصَى اطراف[34] او اوسط الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَا
قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ 20 اتَّبِعُوا مَن لاَّ يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُم مُّهْتَدُونَ 21

سورۃ یٰسٓ سورۃ جن کے بعد نازل ہوئی حالت جمعی میں 34 پر اور حالت نزولی میں 41 پر ہے

ماقبل کے ساتھ ربط یہ ہے کہ پہلے سورۃ کے آخر میں منکرین توحید ورسالت اور حشر کا بیان تھا اور اس میں اثبات کا بیان ہے۔

موضوع۔ اصول ثلاثہ کا بیان یعنی توحید۔ رسالت اور معاد کا بیان ہے اجمالاً۔

سورۃ کا خلاصہ۔ اللہ نے امم مکذبہ کو ہلاک کیا اور ان کے خدا ان کے کچھ کام نہ آئے۔

پہلے رکوع کا خلاصہ۔ توحید۔ رسالت اور معاد کا بیان اجمالاً۔

سورۃ یٰسٓ قرآن کا دل ہے اور قرآن شرک کا مقابلہ کرتا ہے اور اس کا دل شفاعت قہری کا مقابلہ کرتا ہے اس سورۃ میں شفاعت قہری کی نفی بیان ہوئی ہے۔

شروع اس اللہ کے نام سے جس نے رسول بھیجے جو بڑا مہربان ہے دنیاوالوں کہ ان کے لیئے رسول بھیجے اور بڑا رحم کرنے والا ہے ان پر جو ان رسولوں کی اتباع کرے۔

یٰسٓ حکمت بھرے قرآن کی قسم (قسم استشہاد کے لیئے ہے) تم یقینا پیغمبروں میں سے ہو بالکل سیدھے راستے پر یہ قرآن اس ذات کی طرف سے اتارا جارہا ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، (کافروں پر) جس کی رحمت بھی کامل (مومنوں پر) تاکہ تم ان لوگوں کو خبر دار کرو جن کے باپ دادوں کو پہلے خبر دار نہیں کیا گیا تھا، اس لیے وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔(توحید سے) حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگوں کے بارے میں بات پوری ہو چکی ہے۔(کہ ان سے جہنم کو بھر دیا جائے گا) اس لیے وہ ایمان نہیں لاتے۔ ہم نے ان کے گلوں میں طوق ڈال رکھے ہیں، جو ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں، اور اس وجہ سے ان کے سر اوپر کو اٹھے رہ گئے ہیں۔ اور ہم نے ایک آڑ ان کے آگے کھڑی کر دی ہے، اور ایک آڑ ان کے پیچھے کھڑی کر دی ہے، اور اس طرح انھیں ہر طرف سے ڈھانک لیا ہے (جہل اور کفر اور عناد میں) جس کے نتیجے میں انھیں کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ (یعنی وہ توحید قبول نہیں کرتے) اور ان کے لیے دونوں باتیں برابر ہیں، چاہے تم انھیں خبر دار کرو، یا خبر دار نہ کرو، وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ تم تو صرف ایسے شخص کو خبر دار کر سکتے ہو جو نصیحت پر چلے، (دوبارہ زندگی کے بارے میں) اور خدائے رحمن کو دیکھے بغیر اس سے ڈرے۔ (اور علم کے ساتھ فرمانبرداری اختیار کرے) چنانچہ ایسے شخص کو تم مغفرت اور باعزت اجر کی خوشخبری سنا دو۔ (آخرت میں اور دنیا میں بھی کہ) یقینا ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے، (یعنی ہم قرآن کے زریعے جہالت کو ختم کرتے ہیں) اور جو کچھ عمل انھوں نے آگے بھیجے ہیں ہم ان کو بھی لکھتے جاتے ہیں اور ان کے کاموں کے جو اثرات ہیں ان کو بھی۔ اور ہم نے ایک واضح کتاب میں ہر ہر چیز کا پورا احاطہ کر رکھا (لکھا) ہے۔ (لوح محفوظ میں یا آسمان دنیا میں یا کتاب ملائکہ میں) اور (اے پیغمبر) تم ان کے سامنے ایک بستی والوں کی مثال پیش کرو، جب ان کے پاس رسول آئے تھے (اللہ کی طرف سے یا عیسیٰؑ کی طرف سے)۔ جب ہم نے ان کے پاس (شروع میں) دو رسول بھیجے، تو انھوں نے دونوں کو جھٹلا دیا، (ایک قول کے مطابق یحیٰؑ اور یونسؑ) پھر ہم نے ایک تیسرے (شمعونؑ) کے ذریعے ان کی تائید کی، اور ان سب نے کہا کہ: یقین جانو ہمیں تمہارے پاس رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (لا الہ اللہ کی تعلیم کے لیئے) انھوں نے کہا: (اھل انطاکیہ نے جو روم میں تھے) تمہاری حقیقت اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ تم ہم جیسے ہی آدمی ہو۔ اور خدائے رحمن نے کوئی چیز نازل نہیں کی ہے، اور تم سراسر جھوٹ بول رہے ہو۔ ان (رسولوں) نے کہا: ہمارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ ہمیں واقعی تمہارے پاس رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (اللہ کی جانب سے) اور ہماری ذمہ داری اس سے زیادہ نہیں ہے کہ صاف صاف پیغام پہنچا دیں۔ بستی والوں نے کہا: ہم نے تو تمہارے اندر نحوست محسوس کی ہے۔ یقین جانو اگر تم باز نہ آئے (توحید کے بیان سے) تو ہم تم پر پتھر برسائیں گے، اور ہمارے ہاتھوں تمہیں بڑی دردناک سزا ملے گی۔ رسولوں نے کہا: تمہاری نحوست خود تمہارے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ کیا یہ باتیں اس لیے کر رہے ہو کہ تمہیں

نصیحت کی بات پہنچائی گئی ہے ؟ اصل بات یہ ہے کہ تم خود حد سے گزرے ہوئے لوگ ہو۔ (اسی لیئے تمہیں تورات دی گئی) اور شہر کے پرلے علاقے سے (اطراف سے) ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! ان رسولوں کا کہنا مان لو۔ ان لوگوں کا کہنا مان لو جو تم سے کوئی اجرت نہیں مانگ رہے، اور وہ صحیح راستے پر ہیں۔

وَمَا لِي قالوا اَتتبعه انت[35] قال ومالى لاَ أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ 22 أَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِ آلِهَةً إِن
يُرِدْنِ بقوتهم بدون شفاعتهم[36] الرَّحْمَن بِضُرٍّ لاَّ تُغْنِ اى لا تدفع[37] عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ يعنى شفاعت كردن
وخلاص كردن نمى توانند زيراكه شفاعت آنها مقبول نيست شَيْئًا وَلاَ يُنقِذُونِ يعنى بزور نتوانند
خلاص كردن[38] 23 إِنِّي إِذًا لَّفِي ضَلاَلٍ مُّبِينٍ 24 إِنِّي آمَنتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ 25 فقتلوا ولم يتألم بقتلهم
اذ قيل لهم قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ عند موته[39] او فى القيامة[40] قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ يصدقون بما غفر[41]
26 بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ من المعززين فى الآخرة 27 وَمَا أَنزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ مِن بَعْدِهِ اى بعد
موته[42] مِنْ جُندٍ مِّنَ السَّمَاء وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ 28 اى لم يكن سنتنا هذا قبله جندًا[43] إِن كَانَتْ عقوبتهم[44]
إِلاَّ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ميتون وساكتون[45] 29 يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ اى
الباقين من اهل مكة إِلاَّ كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِؤُون 30 أَلَمْ يَرَوْا كَمْ كثيرًا[46] أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنْ الْقُرُونِ هذا بدل
من كم اهلكنا[47] أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لاَ يَرْجِعُونَ اى كونهم راجعين اليهم[48] 31 وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا خبراول-
خبرثانى[49] مُحْضَرُونَ فى القيامة 32 وَآيَةٌ لَّهُمُ على البعث والتوحيد[50] الأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا
حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ 33 وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنْ الْعُيُونِ 34 لِيَأْكُلُوا متعلق
بجعلنا[51] مِن ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلاَ يَشْكُرُونَ 35 سُبْحَانَ سبحوا الَّذِي اذ هو خَلَقَ الأَزْوَاجَ
الاصناف[52] كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لاَ يَعْلَمُونَ 36 وَآيَةٌ لَّهُمْ اللَّيْلُ دليل توحيد ثانى
نَسْلَخُ نفصل[53] مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ 37 وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا هو تحت العرش[54] قوله
(تجرى لمستقر لها – آه) ومستقر الشمس تحت العرش وقال الحسن رضى الله عنه[55] ان للشمس
ثلاث مائة وستين مطلعًا لكل يوم مطلع[56] ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ 38

(انہوں نے کہا کیا تم ان کی تابعداری کرتے ہو تو اس نے کہا) اور بھلا میں اس ذات کی عبادت کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے ؟ اور اسی کی طرف تم سب کو واپس بھیجا جائے گا۔ بھلا کیا اسے چھوڑ کر میں ایسوں کو معبود مانوں کہ اگر خدائے رحمن مجھے کوئی نقصان پہنچانے کا ارادہ کرلے تو ان کی سفارش میرے کسی کام نہ آئے، (یعنی ان خداوں کی شفاعت اللہ کے ہاں قبول نہیں) اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں ؟

اگر میں ایسا کروں گا تو یقینا میں کھلی گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔ میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لاچکا۔ اب تم بھی میری بات سن لو۔ (آخر کار بستی والوں نے اس کو قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس سے) کہا گیا کہ: جنت میں داخل ہو جاؤ (موت کے وقت یا قیامت میں) اس نے (جنت کی نعمتیں دیکھ کر) کہا کہ: کاش! میری قوم کو معلوم ہو جائے۔ کہ اللہ نے کس طرح میری بخشش کی ہے، اور مجھے باعزت لوگوں میں شامل کیا ہے۔ (قیامت میں) اور اس شخص کے بعد (اس کے

مرنے کے بعد) ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا، اور نہ ہمیں اتارنے کی ضرورت تھی۔ (اور اس پہلے بھی ہمارا یہ تریقہ نہیں تھا)۔ وہ تو بس ایک ہی چنگھاڑ تھی جس سے وہ ایک دم بجھ کر رہ گئے۔

افسوس ہے ایسے بندوں کے حال پر۔ ان کے پاس کوئی رسول ایسا نہیں آیا جس کا وہ مذاق نہ اڑاتے رہے ہوں۔ کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے ہم کتنی (زیادہ) قوموں کو (یہ بدل ہے کم اھلکنا کی) اس طرح ہلاک کر چکے ہیں کہ وہ ان کے پاس لوٹ کر نہیں آتے

اور یہ جتنے لوگ ہیں ان سبھی کو اکٹھا (خبر اول) کر کے ہمارے سامنے (خبر ثانی) حاضر کیا جائے گا۔ (قیامت میں) اور ان کے لیے ایک نشانی (دوبارہ زندگی اور توحید کی) وہ زمین ہے جو مردہ پڑی ہوئی تھی، ہم نے اسے زندگی عطا کی، اور اس نے غلہ نکالا، جس کی خوراک یہ کھاتے ہیں۔ اور ہم نے اس زمین میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیے، اور ایسا انتظام کیا کہ اس میں سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے۔ تا کہ یہ اس کی پیداوار میں سے کھائیں، (یہ متعلق ہے جعلنا کے ساتھ) حالانکہ اس کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔ کیا پھر بھی یہ شکر نہیں کریں گے؟ پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کے جوڑے جوڑے پیدا کیے ہیں، اس پیداوار کے بھی جو زمین اگاتی ہے، اور خود انسانوں کے بھی، اور ان چیزوں کے بھی جنہیں یہ لوگ (ابھی) جانتے تک نہیں ہیں۔ اور ان کے لیے ایک اور نشانی رات ہے۔ (یہ توحید دوسری دلیل ہے) ہم اس پر سے دن کا چھلکا اتار لیتے ہیں تو وہ یکایک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔ اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جارہا ہے۔ (عرش کے نیچے) (حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج کے 360 مطلع ہیں یعنی ہر دن کی الگ مطلع ہے) یہ سب اس ذات کا مقرر کیا ہوا نظام ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کا علم بھی کامل۔

وَالْقَمَرَ لبطوء سيرها قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ قوله : (منازل) ۲۸ منزل است براى قمر يك منزل غائب است[57] حَتَّى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ مثل شاخ كهنه[58] 39 لاَ الشَّمْسُ مستدير يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ لكل حال مع سرعة وَلاَ اللَّيْلُ فتذهب بضوءها[59] سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ قوله : (في فلك) فلك السماء اوفى سماء الاول (تفسير مظهرى)[60] يَسْبَحُونَ اى يسيرون كالسمك فى الماء[61] 40 وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ آبائهم قوله (ذريتهم – آه) اى آبائهم لان الذين راكبوا فى سفينة نوح عليه السلام[62] كانوا آبائهم لا الابناء فلفظ الذرية مشتركة بين الآباء والابناء[63] فِي الْفُلْكِ سفينة نوح[64] الْمَشْحُونِ 41 مملوء[65] وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ 42 وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلاَ صَرِيخَ مغيث[66] لَهُمْ وَلاَ هُمْ يُنقَذُونَ 43 بشئ إِلاَّ لكن ينقذهم رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا لاجل النفع إِلَى حِينٍ 44 موت [67]وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ شكايت الى صادقين اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ من عذاب الدنيا وَمَا خَلْفَكُمْ من عذاب الآخرة[68] لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ مقولة وجواب لا 45 وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ شكايت از اعراض ايشان مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلاَّ كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ 46 وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاء اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلاَّ فِي ضَلاَلٍ مُّبِينٍ 47 هذا مقولة الله اومقولة المؤمنين اومقولة الكفار[69]وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ بالبعث[70] إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

48 مَا يَنظُرُونَ إِلاَّ صَيْحَةً وَاحِدَةً نفخة واحدة هى نفخة الاولى[71] تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ 49 يتبايعون فى السوق-فَلاَ يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً فى السوق وَلاَ إِلَى أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ من اسواقهم [72]5وَنُفِخَ فِي الصُّورِ (في الصور) وهى النفخة الثانية للبعث ، وبين نفخة الاولى والثانية اربعين سنة[73] فَإِذَا هُم مِّنَ الأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ يخرجون بسرعة [74]51 قَالُوا يَا وَيْلَنَا واى بر ما [75] مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا از خواب گاه[76] هَذَا يقال لهم هذا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ بالبعث بعد الموت[77] 52 إِن كَانَتْ إِلاَّ هذا بيان قوله ونفخ فى الصوريعنى مرة واحدة -صَيْحَةً نفخة[78] وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ 53 فَالْيَوْمَ لاَ تُظْلَمُ حكايت لما يقال لهم نَفْسٌ شَيْئًا وَلاَ تُجْزَوْنَ إِلاَّ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ 54 إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ اى همبسترى[79] فَاكِهُونَ 55 هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ هذا تشريح شغل[80] فِي ظِلاَلٍ عَلَى الأَرَائِكِ مُتَّكِؤُونَ 56

اور چاند ہے کہ ہم نے (اس چلنے کے لئے) اس کی منزلیں ناپ تول کر مقرر کر دی ہیں، یہاں تک کہ وہ جب (ان منزلوں کے دورے سے) لوٹ کر آتا ہے تو کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح (پتلا) ہو کر رہ جاتا ہے۔ نہ تو سورج کی یہ مجال ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے، اور نہ رات دن سے آگے نکل سکتی ہے، اور یہ سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔ نہ تو سورج کی یہ مجال ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے، اور نہ رات دن سے آگے نکل سکتی ہے، اور یہ سب اپنے اپنے مدار میں (فلک سما میں آسمان اول میں) تیر رہے ہیں۔ (مچھلی کی طرح) اور ہم نے ان کے لیے اسی جیسی اور چیزیں بھی پیدا کیں جن پر یہ سواری کرتے ہیں۔ اور اگر ہم چاہیں تو انھیں غرق کر ڈالیں، جس کے بعد نہ تو کوئی ان کی فریاد کو پہنچے اور نہ ان کی جان بچائی جا سکے۔ لیکن یہ سب ہماری طرف سے ایک رحمت ہے، اور ایک معین وقت تک (زندگی کا) مزہ اٹھانے کا موقع ہے۔ (موت تک) (جو انھیں دیا جارہا ہے) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ: بچو اس (عذاب) سے جو تمہارے سامنے ہے، (دنیا میں) اور جو تمہارے (مرنے کے) کے بعد آئے گا تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (تو وہ ذرا کان نہیں دھرتے)۔ اور ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی نہیں آتی جس سے وہ منہ نہ موڑ لیتے ہوں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ: اللہ نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے (غریبوں پر بھی) خرچ کرو، تو یہ کافر لوگ مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ: کیا ہم ان لوگوں کو کھانا کھلائیں جنہیں اگر اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا؟ (مسلمانو) تمہاری حقیقت اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ تم کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔ اور کہتے ہیں کہ: یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ (مسلمانو) بتاؤ، اگر تم سچے ہو۔ (دراصل) یہ لوگ بس ایک چنگھاڑ کا انتظار کر رہے ہیں (نفخہ اولیٰ ہے) جو ان کی حجت بازی کے عین درمیان انھیں آپکڑے گی۔ پھر نہ یہ کوئی وصیت کر سکیں گے، (شہر میں) اور نہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر جا سکیں گے۔ اور صور پھونکا جائے گا (یہ نفخہ ثانیہ ہوگا اور نفخہ اول اور ثانی کے درمیان 40 سال فرق ہوگا) یکایک یہ اپنی قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف تیزی سے روانہ ہو جائیں گے۔ کہیں گے کہ: ہائے ہماری کم بختی! ہمیں کس نے ہمارے مرقد سے (خواب گاہ سے) اٹھا کھڑا کیا ہے؟ (جواب ملے گا کہ) یہ وہی چیز ہے جس کا خدائے رحمن نے وعدہ کیا تھا، اور پیغمبروں نے سچی بات کہی تھی۔ (مرنے کے بعد

دوبارہ زندہ ہونے کی) ور کچھ نہیں، بس ایک زور کی آواز ہوگی، جس کے بعد یہ سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کردیے جائیں گے۔ چنانچہ اس دن کسی شخص پر کوئی ظلم نہیں ہوگا، اور تمہیں کسی اور چیز کا نہیں، بلکہ انھیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ جنت والے لوگ اس دن یقینا اپنے مشغلے میں (ہمبستری میں) مگن ہوں گے۔ اور وہ ان کی بیویاں گھنے سایوں میں آرام دہ نشستوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے۔

لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ 57 سَلَامٌ عظيم. (سلام قولا من رب رحيم – آه) سورة يٰس قلب قرآن است [81] قوله (سلٰمٌ قولا من رب رّحيم) قلب سورة يٰس است، [82] عن جابر رضى الله تعالى عنه [83] قال : قال النبى صلى الله عليه وسلم بينا اهل الجنة فما نعيمهم اذا سطع عليهم نور فرفعوا رؤوسهم فاذا الرب تبارك وتعالى قد اشرف عليهم من فوقهم فقال السلام عليكم يا اهل الجنة وذلك قوله تعالى (سلامٌ قولا من رب رّحيم) [85][84]– قَوْلاً اى بالقول مِن رَّبٍّ رَّحِيمٍ 58 وَامْتَازُو(وامتازوا اليوم) هذا تشريح قوله جميع لدينا محضرون [86] كأنه قيل اجميعهم أم مختلفين قال : بل يقال لهم وامتازوا اليوم ايها المجرمون –ا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ 59 أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لاَّ تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ 60 وَأَنْ اعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ 61 وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلاًّ خلقًا [87] كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ 62 هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ 63 اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ 64 الْيَوْمَ نَخْتِمُ لقولهم ماكنا مشركين [88] عَلَى أَفْوَاهِهِمْ تفصيله فى سورة الحج [89] وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ اى الشرك [90] -65 وَلَوْ نَشَاء لَطَمَسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّى يُبْصِرُونَ 66 وَلَوْ نَشَاء لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ فى منازلهم فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا ذهابًا- وَلاَ يَرْجِعُونَ ولا مجيئًا [91] 67 وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ ننقصه فِي الْخَلْقِ اى خلق جسده أَفَلاَ يَعْقِلُونَ 68 (أفلا تعقلون) ان القادر على ذلك قادر على البعث [92].وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ جواب عما يقول اهل مكة واثبات الرسالة وَمَا يَنبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلاَّ ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ 69 انزل عليه لِيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا حيات الايمان اوعاقلاً منصف المزاج [93] وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ 70 أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ چهارم دليل توحيد - مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ 71 وَذَلَّلْنَاهَا اى سخرناها [94] لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ 72 وَلَهُمْ فِيهَا اى فى حملها مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ من البانها [95] أَفَلاَ يَشْكُرُونَ 73 وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ بشفاعتهم بزعمهم- [96] 74

وہاں ان کے لیے میوے ہوں گے، اور انھیں ہر وہ چیز ملے گی جو وہ منگوائیں گے۔ رحمت والے پروردگار کی طرف سے انھیں سلام کہا جائے گا۔ (قرآن مجید کا دل سورۃ یٰس ہے اور سورۃ یٰس کا دل سلام قولا من رب الرحیم ہے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اھل جنت کے بارے میں کہ جب ان پر چھا جائے گا تو وہ اوپر دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے اوپر جلوہ گر ہونگے اور ان کو فرمائیں گے اسلام علیکم اے جنت والوں)(اور کافروں سے کہا جائے گا کہ) اے مجرمو! آج تم (مومنوں سے) الگ ہو جاؤ۔ اے آدم کے بیٹو! کیا میں نے تمہیں یہ تاکید نہیں کردی تھی کہ تم

شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور یہ کہ تم میری عبادت کرنا، یہی سیدھا راستہ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ شیطان نے تم میں سے ایک بڑی خلقت کو گمراہ کر ڈالا۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں تھے۔؟ یہ ہے وہ جہنم جس سے تمہیں ڈرایا جاتا تھا۔ آج اس میں داخل ہو جاؤ، کیونکہ تم کفر کیا کرتے تھے۔ آج کے دن ہم ان کے منہ پر مہر لگادیں گے، (ان کے انکار کی وجہ سے کہ ہم نے شرک نہیں کیا) اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے، اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ وہ کیا کمائی کیا کرتے تھے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے ان کی صورتیں اس طرح مسخ کر دیں کہ یہ نہ آگے بڑھ سکیں، اور نہ پیچھے لوٹ سکیں۔ اور ہم جس شخص کو لمبی عمر دیتے ہیں اسے تخلیقی اعتبار سے الٹ ہی دیتے ہیں۔ (اس کے بدن نقائص پیدا کر دیتے ہیں) کیا پھر بھی انھیں عقل نہیں آتی؟ (کہ اگر ہم اس طرح کر سکتے ہیں تو دوبارہ بھی زندہ کر سکتے ہیں) اور ہم نے (اپنے) ان (پیغمبر) کو نہ شاعری سکھائی ہے، اور نہ وہ ان کے شایان شان ہے۔ (یہ دلیل ہے اثبات رسالت کی) یہ تو بس ایک نصیحت کی بات ہے، اور ایسا قرآن جو حقیقت کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ تاکہ ہر اس شخص کو خبردار کرے جو زندہ ہو، (جس میں ایمان ہو اور عقل ہو اور منصف مزاج ہو) اور تاکہ کفر کرنے والوں پر حجت پوری ہو جائے۔ اور کیا انھوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لیے مویشی پیدا کیے، اور یہ ان کے مالک بنے ہوئے ہیں؟ اور ہم نے ان مویشیوں کو ان کے قابو میں دے دیا ہے، (مسخر کر دیا ہے) چنانچہ ان میں سے کچھ وہ ہیں جو ان کی سواری بنے ہوئے ہیں، اور کچھ وہ ہیں جنہیں یہ کھاتے ہیں۔ نیز ان کو ان مویشیوں سے اور بھی فوائد حاصل ہوتے ہیں، اور پینے کی چیزیں ملتی ہیں۔ (دودھ) کیا پھر بھی یہ شکر نہیں بجالائیں گے؟ اور انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر اس امید پر دوسرے خدا بنا رکھے ہیں کہ انھیں (ان سے) مدد ملے۔ (یعنی قیامت کے دن ان شفاعت کریں گے)۔

لاَ يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ استقلالاً ولاشفاعة [97] وَهُمْ لَهُمْ (وهم لهم) الآلهة لهم أى للمشركين (جند محضرون) في امداد المشركين في زعمهم وقت الحساب[98] لأنهم يقولون هٰؤلاء شفعاؤنا عند الله. جُندٌ مُّحْضَرُونَ 75 بزعمهم- فى زعمهم فَلاَ يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ بكونك مجنون[99] إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ 76 أَوَلَمْ يَرَ الإِنسَانُ شكايت از انسان مشرك كه عاص بن وائل [100] است[101] أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ(خصيم) پس ناگاه وى خصومت كننده آشكار شد مُّبِينٌ 77 ظاهر وَضَرَبَ لَنَا مَثَلاً فى نفى البعث[102] وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ بيان لضرب المثل[103] مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ 78 اسم جامد والمطابقة بين المبتداء والخبر شرط فى اسم الصفتى دون الجامد[104] قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا خلق أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ مخلوق[105]-عَلِيمٌ 79 الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الأَخْضَرِ درختى است بنام (باندس) كه بايكديگر ملاقى شوند آتش گيرد[106] نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ 80 أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُم بَلَى الباعث[107] وَهُوَ الْخَلاَّقُ الْعَلِيمُ 81 إِنَّمَا أَمْرُهُ قل - اى شانه فى البعث إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ موجودًا فَيَكُونُ فيوجد[108] 82 فَسُبْحَانَ سبحان عن آلهة الاربعة التى

تشارکون به مع الله الَّذِي بِيَدِهِ بيد قدرته[109] مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ فسبحوا سبحانًا اذ هو بيده ملكوت – وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ 83 فی القيامة وفيه اثبات القيامة[110]

(حالانکہ) ان میں یہ طاقت ہی نہیں ہے کہ ان کی مدد (شفاعت) کر سکیں، بلکہ وہ (خدا) ان کے لیے ایک ایسا (مخالف) لشکر بنیں گے جسے (قیامت میں ان کے سامنے) حاضر کر لیا جائے گا۔ غرض (اے پیغمبر) ان کی باتیں تمہیں رنجیدہ نہ کریں۔ یقین جانو ہمیں سب معلوم ہے کہ یہ کیا کچھ چھپاتے، اور کیا کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ اور کیا انسان نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے نطفے سے پیدا کیا تھا؟ پھر اچانک وہ کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا بن گیا۔ ہمارے بارے میں تو وہ باتیں بناتا ہے، اور خود اپنی پیدائش کو بھلا بیٹھا ہے، کہتا ہے کہ: ان ہڈیوں کو کون زندگی دے گا جبکہ وہ گل چکی ہوں گی؟ کہہ دو کہ: ان کو وہی زندگی دے گا جس نے انھیں پہلی بار پیدا کیا تھا، اور وہ پیدا کرنے کا ہر کام جانتا ہے۔ وہی ہے جس نے تمہارے لیے سرسبز درخت سے آگ پیدا کر دی ہے۔ (اس درخت کا نام باندس ہے کہ جب اس شاخیں آپس ٹھکراتی ہیں تو اس سے آگ لگتا ہے)۔ پھر تم ذرا سی دیر میں اس سے سلگانے کا کام لیتے ہو۔ بھلا جس ذات نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ ان جیسوں کو (دوبارہ) پیدا کر سکے؟ کیوں نہیں؟ جبکہ وہ سب کچھ پیدا کرنے کی پوری مہارت رکھتا ہے۔ اس کا معاملہ تو یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرلے تو صرف اتنا کہتا ہے کہ: ہو جا۔ بس وہ ہو جاتی ہے۔ غرض پاک ہے وہ ذات (ان خداوں سے جو تم اس کے ساتھ شریک کرتے ہو) جس کے ہاتھ میں (قدرت میں) ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تم سب کو آخر کار لے جایا جائے گا۔ (قیامت میں)

خلاصة سورة يس

اثبات الرسالة واثبات التوحيد عقلاً ونقلاً بقوله تعالى (واضرب لهم مثلاً – آه) ونفى التشفيع القهرى الغالب يعنى لا اله الاّ الله محمد رسول الله حاصل ميشود[111]

خلاصہ بحث

سورۃ کے شروع میں اسباط رسالت کا بیان ہے اور اللہ تعالیٰ قسم کھا کر آپ ﷺ کو تسلی دے رہے ہیں کہ آپ ﷺ ہمارے سچے رسول ہیں اور بعد میں اُن کافروں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اِن کی فکر نہ کریں۔ اِن کو صرف ایمان کی دعوت دیں۔ پھر جو مانے اُن کو بشارت دیں جنت کی اور جو نہ مانے اُن کو ہمارے عذاب سے ڈرائیں۔ اِس کے بعد کے رکوعات میں اللہ تعالیٰ بطور دلیل پچھلی امتوں کے واقعات مختصراً ذکر کرتے ہیں اور آخر میں اِسباط توحید پر دلائل پیش کرتے ہیں اور قیامت کے احوال ذکر کرتے ہوئے اِسباط قیامت کا ذکر کیا گیا ہے۔

سفارشات

تفسیر "تفسیر البرهان فی مشکلات القرآن "کا صوتی و نوشتہ مواد کو یکجا کرکے اس کی اردو ترجمہ، تخریج، تحقیق کرتے وقت، جب تحقیقی جائزہ پر مقالہ نگار نے اپنی ناقص نگاہ بار بار دہرادی تو اسی بنیاد پر بندہ ناچیز محققین اور اسکالرز کو درج ذیل سفارش پیش کرتا ہے:

1: اہل علم و قلم، اس بے مثال تفسیر کی تحقیق، تخریج کو مکمل کرنے کی کوشش کریں۔

2: میں اہل تحقیق کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اس تفسیر کی وضاحت فقہی پہلو کے حوالے سے تحقیق کریں اور چاروں ائمہ کی رائے کے مطابق مسائل جو اس تفسیر میں لکھے گئے ہیں ان کی دلائل تلاش کریں۔

3: " تفسیر البرهان فی مشکلات القرآن " میں تشریح کے دوران ایات قرآنی سے حاصل ہونے والے فوائد مصنفؒ نے ان کی نشان دہی کی ہیں، اہل تحقیق ان کی تلاش و تفتیش کرکے ان موتیوں کی طرف توجہ فرماکر یکجا جمع کرکے کتابی شکل دے دیں، جو مقالہ نگار کی نگاہ میں بہت فائدہ مند ہیں۔

4: جو لوگ علم ادب، فصاحت و بلاغت اور بدیع میں مہارت، اور دلچسپی رکھتا ہو میرا ان کو مشورہ کہ اس تفسیر کی تشریح، ادبی اور شعری پہلو سے کریں۔

5: میں محققین کی توجہ اس طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ وہ تفسیر مذکور میں آیات مبارکہ کی تشریح لغوی پہلو کا خیال کرکے ان کو یکجا جمع کرے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] البرهان فی مشکلات القرآن ص ،508

[2] تفسیرمجمع النکات،،ص ،509

[3] البرهان فی مشکلات القرآن ص ،510

[4] الخازن، علاء الدين علي بن محمد بن إبراهيم بن عمر الشيحي أبو الحسن، المعروف بالخازن (المتوفى: 741ھ)، لباب التأويل في معاني التنزيل، الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الاولى: 1415ھ، 3/4

[5] المهایمی، الشیخ العلامة علی بن احمد بن ابراهیم المهایمی، تبصیر الرحمان و تیسیر المنان، مطبعة بولاق، مصر، سنة النشر، 1295ھ، 182/2

[6] المظهرى، محمد ثناء الله، تفسير المظهرى، الناشر: مكتبة الرشدية، الباكستان، الطبعة : 1412ھ، 71/8

[7] نكات القرآن من افادات شيخ القرآن ،،ص،508

[8] الجلالين، جلال الدين محمد بن أحمد المحلي (المتوفى: 864ھ)، وجلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي (المتوفى: 911ھ)، تفسير الجلالين، الناشر: دار الحديث، القاهرة، البطعة الاولى: س ن، ص579

[9] هود: 119/11، الم السجدة: 13/32

[10] المهايمى، تبصير الرحمان، 182/2

[11]

[12] نكات القرآن من افادات شيخ القرآن ،،ص،508

[13] القرطبى، أبو عبد الله، محمد بن أحمد الأنصاري القرطبي، الجامع لأحكام القرآن تفسير القرطبى، الناشر: دار الكتب المصرية، القاهرة، الطبعة الثانية: 1384ھ، 8/15، الالوسى، شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني (المتوفى: 1270ھ)، روح المعانى فى تفسير القرآن العظيم والسبع المثانى، الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الاولى: 1415ھ، 387/11

[14] حقى، إسماعيل حقي بن مصطفى الإستانبولي الحنفي الخلوتي , المولى أبو الفداء(المتوفى: 1127ھ)، روح البيان، الناشر: دار الفكر، بيروت، س ن، 371/7

[15] النسفى، أبو البركات عبد الله بن أحمد بن محمود حافظ الدين (المتوفى: 710ھ)، تفسير النسفي (مدارك التنزيل وحقائق التأويل)، الناشر: دار الكلم الطيب، بيروت، الطبعة الاولى: 1419ھ، 97/3

[16] المهايمى، تبصير الرحمان، 183/2

[17] الالوسى، تفسير الالوسى، 390/11

[18] المظهرى، تفسير المظهرى، 74/8

[19] تفسيرمجمع النكات،،ص ،510

[20] الصنعانى، أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني(المتوفى: 211ھ)، تفسير عبد الرزاق، الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الالولى: سنة، 1419ھ، 77/3، المهايمى، تبصير الرحمان، 183/2

[21] المظهرى، تفسير المظهرى، 76/8

[22] یہ یحیٰ بن زکریا بن حنا ہیں۔ یہ بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ہیں۔ حضرت زکریاؑ کی دعا کا ذکر سورہ آل عمران میں پایا جاتا ہے جہاں حضرت یحیٰ کی ولادت کا ذکر بھی موجود ہے۔ یحیٰؑ کی ولادت اردشیر بن بابک کے ایام میں ہوئی یا پھر سابور بن

اردشیر کے ایام میں ہوئی۔ یہ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ مریمؑ کی خالہ کے بیٹے ہیں۔ یہ عورتوں کے قریب نہ جاتے تھے۔ حد درجہ پرہیز گار اور دنیا سے بے رغبت تھے۔ بنی اسرائیل کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ نے ان کی شادی کسی بدکار عورت سے کرنا چاہی اس نے آپ پر تہمت لگائی حتیٰ کہ بادشاہ نے ان کو قتل کر دیا۔ (سبط ابن الجوزی، شمس الدين أبو المظفر يوسف بن قِزْأُوغلي بن عبد الله (المتوفى: 654هـ)، مرآة الزمان في تواريخ الأعيان، لناشر: دار الرسالة العالمية، دمشق – سوريا، الطبعة الاولى: 1434هـ، 299/2، الدواداری، أبو بكر بن عبد الله بن أيبك الدواداري(المتوفى: 736هـ)، كنز الدرر وجامع الغرر، الناشر: عيسى البابي الحلبي، 249/2

[23] بعض تفاسیر میں ان کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مقاتل بن سلیمانؒ کہتے ہیں کہ ان کے نام تومان اور یونس ہیں۔ ابولیث سمرقندیؒ امام مقاتلؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ان کے نام تومان اور طالوس تھے۔ وہبؒ کہتے ہیں کہ ان کے نام یحیٰ اور یونس ہیں۔" (السمرقندی، أبو الليث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراهيم (المتوفى: 373هـ)، بحر العلوم، س ن، 118/3، البغوی، محيي السنة ، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي(المتوفى: 510هـ)، معالم التنزيل في تفسير القرآن = تفسير البغوي، الناشر: دار إحياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الاولى: 1420هـ، 10/4، ابو حفص، نجم الدين عمر بن محمد بن أحمد النسفي الحنفي(المتوفى: 537هـ)، التيسير فی التفسير، الناشر: دار اللباب للدراسات و تحقيق التراث، اسطنبول، تركيا، البطعة الاولى: 1440هـ، 343/12

[24] الجلالين، تفسير الجلالين، ص580

[25] مقاتل، أبو الحسن مقاتل بن سليمان بن بشير الأزدي البلخى(المتوفى: 150هـ)، تفسير مقاتل بن سليمان، الناشر: دار احياء التراث العربى، بيروت، الطبعة الاولى: 1423هـ، 575/3

[26] الطبری، أبو جعفر محمد بن جرير الطبري(المتوفى: 310هـ)، جامع البيان عن تأويل آي القرآن تفسير الطبری، الناشر: دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان، الطبعة الاولى: 1422هـ، 415/19

[27] انطاکیہ شام وروم کا ایک قصبہ ہے جو اب ایک شہر کی صورت میں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسے سکندر کے بعد انطیغونیا نے آباد کیا۔ اس کے بعد سلوقوس نے اسے مکمل کیا۔ اس کو انطیوخیا بھی کہا جاتا تھا۔ اسے ایک بادشاہ نے آباد کیا جس کا نام انطیغونیا تھا اور اس کا نام اپنے بیٹے انطیوخوس کے نام پر انطیوخیا رکھا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انطاکیہ بنت روم نے اسے پہلے پہل آباد کیا۔ یہ حلب کے نزدیک ہے۔ اس میں کافی فصلیں اگتی ہیں۔ اس کی بہت بڑی فصیل و دیوار ہے۔ سب سے پہلے مصالحت کے ذریعے سے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اسے فتح کیا۔ (الحموی، شهاب الدين أبو عبد الله ياقوت بن عبد الله الرومي الحموي(المتوفى: 626هـ)، معجم البلدان، الناشر: دار صادر، بيروت، الطبعة الثانية: 1995م، 266/1

28 روم ایک بہت وسیع سلطنت ہے۔ جس کے اندر کئی ممالک آتے ہیں۔ جنہیں بلاد روم کہا جاتا ہے۔ ان کے اصل نسب میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ روم بن سماحیق بن ھرینان بن علقان بن عیص بن اسحاق بن ابراہیم سے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ رومیل ابن اصفر بن یفز بن عیص بن اسحاق سے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ یعقوبؑ کے بیٹے عصو کا یہ لقب ہے۔ جیسا کہ رومی، روم بن عیص کی اولاد سے معروف ہیں۔ ان کو رومی، زنگی وغیرہ بھی کہا جاتا ہے۔ روم کی حد مشرق وشمال سے ترک کے ساتھ ملتی ہے اور روس کے ساتھ ملتی ہے۔ جنوب میں شام اور اسکندریہ ہے جبکہ اس کے مغرب میں اندلس اور سمندر ہے۔ یہ سلطنت بہت عرصہ تک عیسائیوں کے ماتحت تھی۔ مسلمانوں نے اسے فتح کیا۔ (الحموی، معجم البلدان، 97/3

29 تفسیرمجمع النکات،،ص ،510

30 ابو حفص النسفی، تیسیر التفسیر، 347/12

31 تفسیر الهادی، ج،1،ص،504

32 الالوسی، تفسیر الالوسی، 396/11

33 یہ تورات یا توریت ہے۔ یہ عبرانی سے عربی بنا ہے۔ معنی تعلیم و تدریس ہے۔ یہ یہودیت کی مرکزی کتاب ہے جو اسفار خمسہ پر مشتمل ہے۔ حضرت موسیٰؑ پر نازل کی گئی۔ قرآن مجید میں ہے کہ یہود نے اس میں ترامیم کر دی تھیں۔ اس میں تقریبا وہی قصص ہیں جو قرآن مجید میں پائے جاتے ہیں مگر ان کے اندر تحریف کر دی گئی ہے۔ آپ ﷺ سے تورات کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہ تو اس موجودہ تورات کی تصدیق کرو اور نہ ہی اس کا انکار کرو۔ بلکہ یوں کہو کہ ہم اللہ کی کتاب قرآن مجید پر اور سابقہ تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (البخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: 7362، احمد مختار عمر، معجم اللغة العربية المعاصرة، الناشر: عالم الكتب، الطبعة الاولى: 1429ھ، 305/1

34 المهايمى، تبصير الرحمان، 184/2

35 البغوی، تفسیر البغوی، 11/4، المظهری، تفسیر المظهری، 78/8

36 البرہان فی مشکلات القرآن ص، 511

37 البغوی، تفسیر البغوی، 11/4، الخازن، تفسیر الخازن، 6/4

38 تفسیر الھادی، ج،1،ص506

39 المهايمى، تبصير الرحمان، 185/2

40 تفسیر الھادی، ج،1،ص506

41 الفیروزآبادی، مجد الدین أبو طاهر محمد بن یعقوب (المتوفى: 817ھ)، تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، الناشر: دار الکتب العلمیة، لبنان، س ن، ص370

[42] الجلالين، تفسير الجلالين، ص581

[43] نکات القرآن من افادات شیخ القرآن،، ص،510

[44] الجلالين، تفسير الجلالين، ص581

[45] تفسیر الهادی، ج،1، ص507

[46] السمعانی، تفسير السمعانی، 375/4

[47] ابن عادل، أبو حفص سراج الدين عمر بن علي بن عادل الحنبلي الدمشقي النعماني(المتوفى: 775هـ)، اللباب في علوم الكتاب، الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، الطبعة الاولى: 1419هـ، (204/16

[48] النسفی، تفسير النسفی، 102/3

[49] ابن عادل، اللباب، 208/16

[50] نکات القرآن من افادات شیخ القرآن،، ص،510

[51] أبو السعود، أبو السعود العمادي محمد بن محمد بن مصطفى (المتوفى: 982هـ)، تفسير أبي السعود = إرشاد العقل السليم إلى مزايا الكتاب الكريم، الناشر: دار إحياء التراث العربي، بيروت، س ن، 166/7

[52] تفسیر مجمع النکات،، ص،510

[53] الجلالين، تفسير الجلالين، ص582

[54] السمعانی، تفسير السمعانی، 378/4

[55] نام حسن بن یسار بصری ہے ان کی ولادت 21ھ میں ہوئی۔ ان کی کنیت ابو سعید ہے۔ یہ جلیل القدر تابعی ہیں جن کا تعلق بصرہ سے ہے حدیث کے بہت بڑے امام تھے۔ اور اپنے زمانے کے بہت بڑے امام تھے۔ یہ فقیہ، شجاع، فصیح اللسان اور عبادت گزار تھے۔ ان کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوئی۔ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے۔ یہ ایسے جری تھے کہ امراء و حکمرانوں کے پاس بے خوف و خطر چلے جاتے اور نیکی کا حکم و برائی سے منع کرتے۔ اور اللہ کے لئے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرتے تھے۔ امام غزالی کا کہنا ہے کہ حسن بصریؒ کا کلام انبیاء کے کلام کے سے مشابہ ہے۔ اور تمام لوگوں میں سب سے زیادہ صحابہ کرام کی ہدایت پر چلنے والے ہیں۔ ان کے کلام میں حکمت کے موتی تھے اور انتہائی فصیح و بلیغ واعظ تھے۔ ان کے اوصاف و اخبار سے کتب بھری پڑی ہیں۔ ان کی وفات 110ھ میں ہوئی۔ (الشريف، الشريف المرتضى علي بن الحسين الموسوي العلوي (355 - 436 هـ)، أمالي المرتضى (غرر الفوائد ودرر القلائد)، الناشر: دار إحياء الكتب العربية (عيسى البابي الحلبي وشركاه) الطبعة:

الأولی، 1373 ھ - 1954 م،65/1، ابن خلكان، أبو العباس شمس الدين أحمد بن محمد بن إبراهيم بن أبي بكر ابن خلكان البرمكي الإربلي(المتوفى: 681ھ)، وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان، الناشر: دار صادر، بيروت، الطبعة: 1900م 69/2)، ابن حجر، أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852ھ)، تهذيب التهذيب، الناشر: مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند، الطبعة الاولى: 1326ھ، 263/2

[56] البرھان فی مشکلات القرآن ص،511

[57] الواحدی، أبو الحسن علي بن أحمد بن محمد بن علي الواحدي، النيسابوري، الشافعي (المتوفى: 468ھ)، الوسيط فی تفسير القرآن المجيد، الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، الطبعة الاولى: 1415ھ، 514/3، ابو السعود، تفسير ابی السعود، 168/7

[58] تفسیر الھادی،ج،1،ص،507

[59] تفسیر الھادی،ج،1،ص،507

[60] المظھری، تفسیر المظھری، 85/8

[61] تفسیر الھادی،ج،1،ص،508

[62] نام نوح بن لامک بن متوشلخ بن ادریس ہے۔ یہ حضرت آدمؑ اور حضرت ادریسؑ کے بعد زمین پر پہلے نبی اور رسول ہیں۔ ان کا قصہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر بارہا مرتبہ بیان کیا ہے حتیٰ کہ ان کے نام سے قرآن مجید میں ایک سورہ ہے جس کا نام سورہ نوح ہے۔ اس سورہ میں ان کی تبلیغ اور قوم کے عناد اور ان کے شرک و شرکاء کا ذکر کیا گیا ہے ار ان کا رد کیا ہے۔ ان کی عمر ساڑھے بارہ سو برس بتائی جاتی ہے۔ اور انہوں نے قوم کو ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی اور اسی کے قریب لوگ مسلمان ہوئے۔ جن کو کشتی میں سوار کیا گیا اور باقی سب جو مشرک تھے ان کو پانی میں غرق کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ کشتی میں اہل ایمان اور ہر جاندار کا جوڑا سوار کر لیں۔ یہ کشتی جودی پہاڑ پر جا کر ٹھہری، جو کہ عاشوراء کا دن تھا۔ سام، حام، یافث اور ایک مخظبون تھے، جو شکتی میں پیدا ہوئے۔ یہ چاروں بیٹے کشتی سے اترے۔ اور ان سے آگے نسلیں آباد ہوئیں۔ (ابن الدواداری، أبو بكر بن عبد الله بن أيبك الدواداري، كنز الدرر وجامع الغرر، الناشر: عيسى البابي الحلبي، ايدورد بدين، 1414ھ، 71/2

[63] القرطبی، تفسیر القرطبی، 34/15

[64] البرھان فی مشکلات القرآن ص،512

[65] النسفی، تفسیر النسفی، 105/3)

[66] السمعانی، تفسیر السمعانی، 380/4

[67] المهایمی، تبصیر الرحمان، 187/2

[68] الجلالین، تفسیر الجلالین، ص583

[69] البرھان فی مشکلات القرآن ص،512

[70] الجلالین، تفسیر الجلالین، ص583

[71] ابو السعود، تفسیر ابی السعود، 171/7

[72] المظھری، تفسیر المظھری، 89/8

[73] تفسیر مجمع النکات،، ص،512

[74] الجلالین، تفسیر الجلالین، ص584

[75] حقی، روح البیان، 411/7

[76] الکیرانوی، مولانا وحید الزمان قاسمی، القاموس الوحید، الناشر: ادارہ اسلامیات، لاہور، کراچی، اشاعت اول، 1422ھ، ص655

[77] تفسیر مجمع النکات،، ص،512

[78] ابو السعود، تفسیر ابی السعود، 172/7

[79] تفسیر مجمع النکات،، ص،512

[80] حقی، روح البیان، 414/7

[81] الترمذی، محمد بن عیسی بن سَوْرة بن موسی بن الضحاك، الترمذي، أبو عیسی(المتوفی: 279ھ)، سنن الترمذی، الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، تحقیق: محمد احمد شاکر، الطبعة الثانیة: 1395ھ، 162/5، رقم الحدیث: 2887۔ ضعیف، المظھری، تفسیر المظھری، 104/8

[82] نکات القرآن من افادات شیخ القرآن،، ص،513

[83] نام جابر بن عبد اللہ بن حرام بن عمرو بن سواد بن سلمہ انصاری سلمی ہے۔کنیت ابو محمد یا ابو عبد الرحمان ہے۔ یہ صحابی ابن صحابی ہیں۔ احد کے دن ان کے والد نے شہادت پائی۔ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ انیس غزوات میں حصہ لیا۔ بدر و احد میں حاضر نہ تھے۔ اس لئے کہ ان کے والد نے انہیں منع کیا کیا تھا اور جب ان کے والد شہید ہو گئے تو انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں حصہ لیا۔ کہتے ہیں کہ میں، میرے والد اور میرے ماموں بیعت عقبہ میں شامل تھے۔ ان کی وفات 78ھ میں ہوئی۔ اور کہا جاتا ہے کہ 73ھ میں ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر 94 برس تھی۔ اہل عقبہ میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ اور ایک قول کے مطابق مدینہ میں سب سے آخری صحابی یہی تھے جو فوت ہوئے۔ (بامخرمة، أبو محمد الطيب بن عبد الله بن أحمد بن علي بامخرمة، الهِجراني الحضرمي

الشافعي (المتوفى: 947هـ)، قلادة النحر في وفيات أعيان الدهر، الناشر: دار المنهاج، جدة، الطبعة الاولى: 1428هـ، 433/1

84 القزويني، أبو عبد الله محمد بن يزيد بن ماجة(المتوفى: 273هـ)، سنن ابن ماجه، الناشر: دار الرسالة العالمية، الطبعة الاولى: 1430هـ، 127/1، رقم الحديث: 184- ضعيف، البغوى، تفسير البغوى، 18/4

85 البرھان فی مشکلات القرآن ص،512

86 القرطبی، تفسیر القرطبی، 46/15

87 البیضاوی، تفسیر البیضاوی، 272/4)

88 البرھان فی مشکلات القرآن ص،512

89 سورۃ الحج، پارہ،17، آیت19

90 ابن عاشور، محمد الطاهر بن محمد بن محمد الطاهر بن عاشور التونسي(المتوفى: 1393هـ)، التحرير والتنوير، الناشر : الدار التونسية للنشر، تونس، سنة النشر: 1984م، 50/23

91 النسفی، تفسیر النسفی، 110/3

92 تفسیر الھادی، ج،1، ص،510

93 تفسیر الھادی، ج،1، ص،510

94 الجلالین، تفسیر الجلالین، ص585

95 المهایمی، تبصیر الرحمان، 190/2

96 تفسیر الھادی، ج،1، ص،510

97 المهایمی، تبصیر الرحمان، 190/2

98 تفسیر الھادی، ج،1، ص،512

99 ابن أبي زمنين، أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن عيسى بن محمد المري، الإلبيري (المتوفى: 399هـ)، تفسير القرآن العزيز، الناشر: الفاروق الحديثة، مصر، القاهرة، البطعة الاولى: 1423هـ، 53/4

100 ان کا نام عاص بن وائل بن ہاشم ہے۔ یہ قریش میں سے بنی سہم کے سردار تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ اور اسلام کے بدترین دشمن تھے۔ ان کے دو بیٹے مسلمان ہوئے ایک عمرو بن عاص اور دوسرے ہشام بن عاص۔ جب یہ ہلاک ہوئے تو اس وقت ان کی عمر85 برس تھی۔ اس کی ہلاکت اللہ کے رسول ﷺ کی بد دعا سے ہوئی۔(البلاذری، احمد بن یحی، انساب الاشراف، دار الفکر، بیروت، 1417ھ، 139/1

101 البرھان فی مشکلات القرآن ص،514

102 الجلاین، تفسیر الجلالین، ص586

103 لسمعانی، تفسیر السمعانی، 389/4

104 البرھان فی مشکلات القرآن ص،514

105 النسفی، تفسیر النسفی، 114/3

106 البرھان فی مشکلات القرآن ص،514

107 الفیروزآبادی، تنویر المقیاس، ص373

108 المھایمی، تبصیر الرحمان، 191/2

109 نکات القرآن من افادات شیخ القرآن،، ص،512

110 نکات القرآن من افادات شیخ القرآن،، ص،512

111 نکات القرآن من افادات شیخ القرآن،، ص،515